از عدالتِ عظمیٰ

میتھیان صدیقو

بنام

محمد کنجو پریتھ کٹی و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 2 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مسلم قانون:

مسلم نابالغ کے قانونی املاک کے سرپرست -والد کے انتقال کے بعد جائیداد کا کوئی سرپرست مقرر نہیں کیا گیا-اس لیے ماں نابالغ کی جائیداد کی منتقلی کے لیے سرپرست نہیں ہے۔-اس لیے ماں کی طرف سے کی گئی فروخت کالعدم ہے۔

امام بندی بنام مسدّی، (1918) 45 آئی اے 73 اور وینکاما نائیڈو بنام ایس وی چستری، اے آئی آر (1951) مدراس 399، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1663، سال 1996۔

ایس اے نمبر 296، سال 1982 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 8.9.86 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ای ایم ایس انم۔

جواب دہندگان کے لیے این سدھا کرن

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دونوں طرف کے اکلاء کو سنا گیا۔ حقائق متنازعہ نہیں ہیں۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کیرالہ عدالت عالیہ کے 9 ستمبر 1986 کو دوسری اپیل نمبر 82/296 میں منظور کیے گئے فیصلے اور ڈگری سے پیدا ہوتی ہے۔ تسلیم شدہ طور پر، اپیل کنندہ پہلے مدعاعلیہ سے جائیداد کا خریدار ہے جو اس وقت نابالغ تھا اور جائیداد اس کی ماں کے بذریعے بطور سرپرست فروخت کی گئی تھی۔ اس معاملے میں اٹھایا گیا سوال یہ ہے کہ آیا فروخت درست ہے اور کیا اپیل کنندہ نے اپنا حق مکمل کیا ہے۔ مانا جاتا ہے کہ یہ فروخت 1949 میں ہوئی تھی۔ ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ نے مدعاعلیہ کے حق کو برقرار رکھا لیکن عدالت عالیہ نے اسے الٹ دیا اور فیصلہ دیا کہ چونکہ ماں کی طرف سے سرپرست کے طور پر فروخت قانونی طور پر کالعدم ہے، لہذا اپیل کنندہ کو درست حق نہیں مل سکتا۔ فریقین جائیدادوں کی شریک مالک ہوتی ہیں۔ ایک شریک مالک دوسرے شریک مالک کے خلاف حکم امتناعی حق کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اس نے غلط ملکیت کا دعویٰ کیا تھا، فروخت کے دستاویز کے تحت حق کو جھٹلایا تھا اور یہ کہ مدعاعلیہ نے اس پر رضامندی ظاہر کی تھی، منفی ملکیت کی درخواست قانون میں پائیدار نہیں تھی۔ عدالتِ عالیہ نے مدعاعلیہ کے مقدمے کا فیصلہ سنایا۔ لہذا یہ اپیل خصوصی اجازت کے ذریعے کی گئی ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل شری انم نے دلیل دی ہے کہ چونکہ والد محمد کنجو کا انتقال ہوا ہے، اس لیے ماں فطری سرپرست ہے اور اس لیے مدعاعلیہ کے سرپرست کے طور پر اس کی طرف سے کی گئی فروخت کالعدم نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔

اس عدالت کے سابق چیف جسٹس جسٹس ایم ہدایت اللہ اور ارشد ہدایت اللہ کی طرف سے ملاکا "مسلم قانون کا اصول" [انیسویں ایڈیشن] دفعہ 359 میں ایک مسلمان نابالغ کے قانونی جائیداد کے سرپرستوں سے متعلق ہے۔ حکم میں، صرف باپ، باپ کی مرضی سے مقرر کردہ عامل، والد کے والد اور والد کے والد کی مرضی سے مقرر کردہ عامل، جائیداد کے قانونی سرپرست ہیں۔ کوئی دوسرا رشتہ دار حق کے طور پر نابالغ کی جائیداد کا سرپرست ہونے کا حقدار نہیں ہے۔ یہاں تک کہ ماں، بھائی یا چچا بھی نہیں بلکہ نابالغ کا باپ یا دادا بھی ماں، چچا کا بھائی یا کسی دوسرے شخص کو اس کی وصیت کا تعمیل کنندہ یا وصیہ مقرر کر سکتے ہیں جس صورت میں وہ قانونی سرپرست بن جاتے ہیں اور انہیں قانونی سرپرست کے تمام اختیارات حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا اصولوں کی دفعات 362 اور 366 میں بیان کیا گیا ہے۔ عدالت ان میں سے کسی ایک کو نابالغ کی جائیداد کا سرپرست بھی مقرر کر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سکتی ہے جس صورت میں انہیں عدالت کی طرف سے مقرر کردہ سرپرست کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے، جیسا کہ دفعات 363 سے 367 میں بیان کیا گیا ہے۔

دفعہ 360 میں، یہ کہا گیا ہے کہ دفعہ 359 میں مذکور قانونی سرپرستوں کی غلطی پر، نابالغ کی جائیداد کے تحفظ اور بقاء کے لیے سرپرست کا تقرر کرنے کا فرض ریاست کی نمائندگی کرنے والے جج پر آتا ہے۔ عدالت کسی دوسرے شخص کو نابالغ کی جائیداد کا سرپرست مقرر کر سکتی ہے۔ ایسا کرنے میں، عدالت کو نابالغ کی فلاح و بہبود کے لیے حالات میں تمام اختیارات سے رہنمائی کرنی چاہیے۔ عدالت ماں کو اس کے چچا کی ترجیح میں نابالغ بیٹے کی جائیداد کا سرپرست مقرر کر سکتی ہے۔ یہ حقیقت کہ ماں ایک معافی خاتون ہے، اس کی تقرری پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ دفعہ 362 میں، نابالغ کی جائیداد کے قانونی سرپرست کو نابالغ کی غیر منقولہ جائیداد فروخت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے سوائے ان معاملات کے جہاں (1) جہاں وہ اس کی دوگنی قیمت حاصل کر سکتا ہے؛ (2) جہاں نابالغ کے پاس کوئی دوسری جائیداد نہیں ہے اور اس کی دیکھ بھال کے لیے فروخت ضروری ہے؛ (3) جہاں متوفی کا قرض ہیں، اور ان کی ادائیگی کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے؛ (4) جہاں ادائیگی کرنے کی میراث ہے، اور ان کی ادائیگی کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے؛ (5) جہاں اخراجات جائیداد کی آمدنی سے زیادہ ہیں؛ (6) جہاں جائیداد خراب ہو رہی ہے؛ (پر 7) جب جائیداد قبضہ کر لیا گیا ہے، اور سرپرست کے پاس اس خوف کی وجہ ہے کہ منصفانہ بحالی کا کوئی امکان نہیں ہے۔

امام بندی بنام متسدی، (1918) 45 آئی اے 73 میں عدالتی کمیٹی نے ان بنیادوں کا تصور کیا جن پر اور ان حالات میں قانونی سرپرست کے ذریعے نابالغ کی جائیداد کو الگ کیا جا سکتا ہے۔

تیب جی نے اپنے "مسلم قانون کے اصولوں" میں دفعہ 261 میں یہ بھی کہا ہے کہ نہ ماں، نہ بھائی، نہ چچا عدالت کے اختیار کے بغیر نابالغ کی جائیداد سے نمٹ سکتے ہیں۔ آصف اے اے فیزی نے دفعہ 34 میں انہی اصولوں کا اعادہ کیا ہے۔ ویکاما نائیڈو بنام ایس وی چستری میں، اے آئی آر (1951) مدراس 399، مدراس عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا تھا کہ والد کی موت کے بعد، ماں، نابالغ کی سرپرست کے طور پر، بیع نامہ کرنے کا اختیار نہیں رکھتی ہے۔ لہذا، ماں کی طرف سے انجام دی گئی بیع نامہ کو مسلم قانون کے تحت کالعدم اور غیر فعال قرار دیا گیا۔

مسلم قانون میں سید امیر علی (جلد 2) کے ذریعے صفحہ 500 پر یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب تک ماں کو والد اپنے نابالغ بچوں کی جائیداد کا سرپرست مقرر نہیں کرتا یا جج اس طرح مقرر نہیں کرتا،

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

اسے ان کی غیر منقولہ جائیداد میں مداخلت کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ جائیداد کے ساتھ اس کے تمام لین دین اصل میں غیر قانونی ہیں۔ اگر نابالغ کے پاس جائیداد کے علاوہ مدد کا کوئی ذریعہ نہیں ہے، تو اسے جائیداد سے نمٹنے کے لیے منظوری کے لیے عدالت میں درخواست دینی چاہیے۔

باپ فطری سرپرست ہوتا ہے اور اس کی غیر موجودگی میں دوسرے قانونی سرپرست عمل کرنے کے حقدار ہوں گے۔ ان کی غیر موجودگی میں، مجاز عدالت کے ذریعہ مقرر کردہ جائیداد کا محافظ عدالت کی اجازت سے نابالغ کی جائیداد کو الگ کرنے کا اہل ہوگا۔ جب نابالغ کی طرف سے فروخت کی جاتی ہے تو ضروری اجزاء یہ ہیں کہ فروخت نابالغ کی جائیداد کے فائدے کے لیے ہونی چاہیے اور اس لیے نابالغ کی جائیداد کو الگ کرنے کا حقدار مجاز شخص، مذکورہ بالا شرط کے تابع، یا تو قدرتی سرپرست یا عدالت کی طرف سے مقرر کردہ جائیداد کا سرپرست ہوگا۔ اس معاملے میں والد کی موت کے بعد جائیداد کا کوئی سرپرست مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ اس لیے ماں نابالغ کی جائیداد کی علیحدگی کی محافظ نہیں ہے۔ اس لیے ماں کی طرف سے کی گئی فروخت کالعدم ہے۔

اس کے بعد سوال یہ ہے کہ آیا اپیل کنندہ نے قبضہ مخالفانہ سے اپنے حق کو مکمل کیا ہے۔ فیصلے میں عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا ہے کہ:

"یہ بھی سچ ہے کہ ٹرائل کورٹ اور اپیلٹ کورٹ نے پایا کہ 10.10.1949 پر نمائش B1 یا مصنوعی ذہانت کی تاریخ کے بعد بھی مدعی یا مدعا علیہان 1 اور 2 کے قبضے میں نہیں تھے۔ 10.10.1949 سے تیسرے مدعا علیہ کا خصوصی قبضہ یا مدعی کی طرف سے خود آمدنی میں حصہ نہ لینا شریک مالکان کی طرح قبضہ مخالفانہ کے مترادف نہیں ہو سکتا ہے۔ اسی طرح محض یہ حقیقت کہ تیسرا مدعا علیہ جو خصوصی قبضے میں تھا، دستاویزات پر عمل درآمد کرتا ہے اور منتقلی کرنے والوں کو جائیداد کے قبضے میں رکھتا ہے، بھی بے دخلی یا قبضہ مخالفانہ ثابت نہیں ہوگا۔ بلاشبہ مدعی کو ان دستاویزات کے علم کے ساتھ صرف اس حقیقت کی وجہ سے طے نہیں کیا جا سکتا کہ وہ تصدیق شدہ دستاویزات ہیں۔ خود دستاویزات کا اندراج مدعی کو نوٹس کے طور پر کام نہیں کر سکتا کہ تیسرا مدعا علیہ جائیداد کو اس کے خلاف رکھتا تھا اور اسے مکمل مالک کے طور پر لے رہا تھا۔ لاعلمی اور خصوصی قبضہ بمعہ درکار نیت ایسے حقائق ہیں جنہیں مدعا علیہان نمبر 3 اور 4، جو دعوی نمبر 208/78 میں قابض مخالف کی حیثیت سے دعوی کر رہے ہیں، کو بیان کرنا اور ثابت کرنا ہوگا۔ ایسی کوئی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and integrity of this document

درخواست نہیں ہے اور ایسا کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔ نچلی عدالتوں کے فیصلے سے ایسی کوئی درخواست یا ثبوت واضح نہیں ہے۔

قبضہ مخالفانہ قائم کرنے کے لیے قبضے سے باہر دوسرے شریک مالکان کو قانونی مدت کے لیے مطلوبہ دشمنی کے ساتھ دشمنانہ حق اور خصوصی قبضے کے دعوے کا نوٹس ہونا چاہیے۔ اس کی استدعا کی جانی چاہیے اور ثابت کیا جانا چاہیے۔ ایسی کوئی عرضی یا ثبوت نہیں ہے اور ایسی کوئی عرضی یا ثبوت نچلی عدالتوں کے فیصلوں سے بھی نہیں مل سکا ہے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے کہ تیسرے مدعاعلیہ کی عجیب حیثیت، رشتہ، مدعاعلیہان 1 اور 2 کا انحصار اور ناخواندگی اور مدعی کی اقلیت وہ تمام عوامل ہیں جو مدعی کی طرف سے دشمنی کے بارے میں معلومات کی عدم موجودگی کی نشاندہی کرتے ہیں، اگر کوئی ہو تو، تیسرے مدعاعلیہان کی طرف سے تفریح۔ درج ذیل عدالتوں نے ناکافی استدعاوں اور اس سلسلے میں قانونی شواہد کی عدم موجودگی پر قبضہ مخالفانہ پایا۔ اس سے قانون کا ایک کافی سوال پیدا ہوتا ہے جس کے ذریعے نتائج کو پلٹنا پڑتا ہے اور میں ایسا کرتا ہوں۔ اگر ایسا ہے تو، او ایس 78/208 میں مدعا علیہان 3 اور 4 کے پاس صرف شریک مالکان کا عہدہ ہو سکتا ہے اور مدعی تقسیم اور اپنے حصے کی وصولی کا حقدار رہے۔"

لہذا، مذکورہ بالا حقائق سے یہ واضح ہے کہ جب تک کہ کوئی مخصوص درخواست اور ثبوت موجود نہ ہو کہ اپیل کنندہ نے اپنے حق سے انکار کیا ہو اور قانونی مدت کے اندر مدعاعلیہ کے علم کے خلاف مخالفانہ حق اور قبضہ کا دعوی کیا ہو اور مؤخر الذکر نے اسے قبول کر لیا ہو، وہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا کہ اس نے نسخے کے ذریعے اپنے حق کو مکمل کیا ہے۔ عدالت عالیہ نے یہ حقیقت قبول کی ہے کہ اس سلسلے میں نہ تو کوئی عرضی ہے اور نہ ہی ثبوت۔ ہمیں اس دریافت میں کوئی کمزوری نہیں مل سکی۔ ان حالات میں، یہ نتیجہ کہ اپیل کنندہ نے نسخے کے ذریعے اپنے حق کو مکمل کیا ہے، واضح طور پر غیر قانونی ہے۔ اس معاملے میں ہمیں صرف مدعاعلیہ کے حصص کے سلسلے میں فروخت کی صداقت کا خیال ہے نہ کہ ماں کے حصص کا۔

اس کے مطابق اپیل کو خارج کر دیا جاتا ہے اور عدالت عالیہ کے فیصلے اور ڈگری کو برقرار رکھا جاتا ہے۔ خرچے کیلئے کوئی حکم نہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:02
I attest to the accuracy and
integrity of this document